آؤ گاؤری پڑھیں

گاؤری کیسے پڑھی اور لکھی جائے

محمد زمان ساگر

کالام کلچرل سوسائٹی، کالام، سوات

نام کتاب، آؤ گاؤری پڑھیں(گاؤری کیسے پڑھی اور لکھی جائے)

تعداد، ۵۰۰

سن اشاعت، ستمبر ۲۰۰۲ء

ناشر، کالام کلچرل سوسائٹی، کالام، سوات

مصنف، محمد زمان ساگر

آرٹسٹ، مسز کرسٹین لوتھویٹ

قیمت، ۵ روپے

(جملہ حقوقِ نصاب بحقِ مصنف اور تصاویر بحقِ مصور محفوظ ہیں)

کالام کلچرل سوسائٹی

بمعرفت، البدر بکسیلرز مین بازار تحصیل کالام، ضلع سوات

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

آؤ گاؤری پڑھیں

گاؤری حروف (letters) کی تعداد ۵۳ ہے۔ ان میں ۴۱ حروفِ صحیح (consonants) اور ۱۲ حروفِ علّت (vowels) ہیں۔ جبکہ اردو حروفِ صحیح کی تعداد ۳۷ ہے اور حروفِ علّت کی تعداد ۱۰ ہے۔ لیکن گاؤری میں چونکہ چار نئے حروف بھی شامل ہیں اسلئے ان کی تعداد ۴۱ ہو جاتی ہے۔

گاؤری میں زیادہ تر حروف کی آوازیں اردو سے ملتی جلتی ہیں۔ کچھ حروف ایسے ہیں جنکی آواز اردو سے ذرا مختلف ہے اور کچھ حروف ایسے بھی ہیں جو بالکل اردو سے مختلف ہیں۔

اس کتاب کا مقصد لوگوں کو گاؤری سکھانی ہے' اور یہ کتاب اُن لوگوں کیلئے ہے جو کہ اردو لکھ اور پڑھ سکتے ہیں' تاکہ وہ گاؤری بھی لکھ اور پڑھ سکیں۔ گاؤری الفاظ کا سیکھنا اتنا مشکل نہیں ہے' اور مجھے یقین ہیکہ بہت ہی کم وقت میں انشا اللہ گاؤری بولنے والے اپنی مادری زبان کو لِکھ اور پڑھ سکیں گے۔

محمد زمان ساگر

سبق نمبر ۱

وہ حروف جو اردو میں موجود ہیں

ب		پ	
بِین		پِشیر	
ت		ٹ	
تم		ٹیپ	
ج		چ	
جنڈہ		چائینک	
خ		د	
خط		دڑّ	

ڈ

ڈِبہ

ر

رنگ

ز

زانتزیر

س

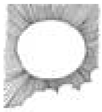

سِیر

ش

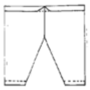

شروال

غ

غلہ

ف

فُٹ بال

ق

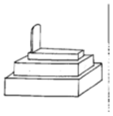

قبر

ک

کاک

گ

گھور

ل

لار 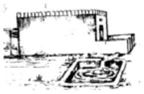

م

مناک

ن

ناک

ں

سُوئیں

و

واسکٹ

ہ

ہائین

ی

یسون

سبق نمبر ۲

مختصر حروفِ علّت

گاؤری کے مختصر حروفِ علّت کیلئے ہم زبر، زیر اور پیش استعمال کرتے ہیں۔ دو نقطے والا زبر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو منہ کے آگے والے حصّے سے استعمال ہوتا ہے اور عام زبر منہ کے پچھلے حصّے سے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے (اَن) ایک انڈہ اور (اٗن) انڈے وغیرہ۔

کسی حروف عِلّت کو مختصر بنانے کیلئے بعض اوقات ہم جزم(ۃ) استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ حروف عِلّت میں "و" یا "ی" کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔

اَ

اَن 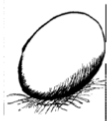

اٗ

اٗن

اِ

اِس

اے

ایگ

اُ

اُچ

او

اوتھاڑ

سبق نمبر ۲

طویل حروفِ علّت

آ

آر

آ٘

آ٘ر

اُو

اُوٹ

او

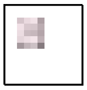

ای

اِیر

اے

ایر

سبق نمبر ۴

مشق جو ہم نے سیکھی ہے

آم	آکو	آکوچہ
بِین	بِیر	بِیرے
پِشیر	پِیر	پنّر
تیر	تِین	تووک
ٹیپ	ٹِپّیر	ٹکر
جنڈہ	جُول	جوڑ
چُومّر	چم	چائینک
خفہ	خط	ڈتّر
ڈُومام	ڈاکٹر	ربڑ
زاتزیر	زوڑ	سِیر
سیت	شاپھیر	شرہ
غُلام	غلہ	غمّ

سبق نمبر ۵

مشق

تُو کہ کارِیں کیر یات؟۔
آپ کس کام سے آئے ہیں؟۔

حمید ران پو ٹھُو۔
حمید ایک اچھا لڑکا ہے۔

جال مہٙ منگور وا گاٙش۔
کل ہم منگورہ گئے تھے۔

اِیں کتاب چھاں ٹھُو کو ماں؟
یہ کتاب تیری ہے یا میری؟

مہٙ لاٙر پھر بچٙنت۔
ہم گھر جا رہے ہیں۔

سبق نمبر ٦

وہ حروف جو اردو میں موجود نہیں ہیں

ڄ

حیر

څ

څڑک

ݜ

ݜنگ 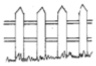

ݪ

ݪِیم

سبق نمبر۷

وہ حروف جن کے ساتھ (ھ) آتا ہے

پھ

پُھوت

تھ

تھیر

ٹھ

ٹھونگ

چھ

چھیل

جھ

جُھور

څھ

بڅھور

کھ

کھاڑیٹ 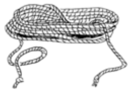

سبق نمبر ۸

چند نئے اعراب مندرجہ ذیل ہیں

آ

بوٓر 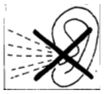

اٰ

بوٰر

اٛ

بوٛر 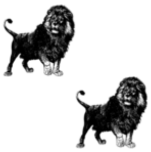

اٚ

گھوٚر

اَ

بوَر

ان الفاظ کی آوازیں تقریباً ایک جیسی ہیں لیکن انکے (tone) یعنی لہجے میں فرق ہے۔ آپ ان الفاظ کو تب اچھی طرح سمجھ سکیں گے جب یہ کسی جملے میں آتے ہوں مثلاً

مھکّہ بوٗر پشاؔ۔	مجھے شیر دکھائیں۔
مھکّہ گھوٗر پشاؔ۔	مجھے گھوڑا دکھائیں۔
مھکّہ بوٗر پشاؔ۔	مجھے پٹھان دکھائیں۔

حصّہ دوئیم

گاؤری سپیلنگ کمیٹی ایک جائیزہ

گاؤری زبان بولنے والوں کی تعداد تقریباً ساٹھ ہزار سے لیکر اسّی ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اس زبان پر پہلے بھی کئی بار تحقیق ہوئی لیکن کوئی حتمی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکا۔ بلآخر ہالینڈ کے ایک ماہر لسانیات جناب جان بارٹ ۱۹۹۱ء میں کالام آئے اور انہوں نے اس زبان پر تحقیق شروع کی۔ ان کے ساتھ کئی لوگوں نے وقتاً فوقتاً اس زبان کو سکھانے میں ان کی مدد کی۔ ان میں امیرزادہ، شاہ روم اور شمشی خان سرفہرست ہیں۔ ۱۹۹۵ء میں ڈاکٹر جان بارٹ نے کالام کے چند تعلیم یافتہ شخصیات کو لیکر ایک سپیلنگ کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی کا کام گاؤری زبان کے حروف، ہجے اور گرائیمر وغیرہ پر بحث اور پھر مشترکہ طور پر کوئی جامع حل نکالنا تھا۔

گاؤری سپیلنگ کمیٹی میں مندرجہ ذیل افراد شامل تھے۔

(۱) احمد گل گاؤں آشورن، کالام۔

(۲) امیرزادہ موضع کالام بازار۔

(۳) شمشی خان گاؤں کارگلو، کالام۔

(۴) محمد شاہ گاؤں کس، کالام۔

(۵) محمد نبی گاؤں آشورن، کالام۔

(۶) محمد علی موضع کالام بازار۔

(۷) راج گل گاؤں اوشو، تحصیل کالام۔

(۸) محمد زمان گاؤں شہو، کالام۔

(۹) جان بارٹ 'لائیڈن' ہالینڈ۔

اس کمیٹی نے کئی اجلاس منعقد کئے اور کئی اہم فیصلے بھی کئے۔ جو یقیناً اس زبان کی ترویج و اشاعت میں اہم سنگ میل ثابت ہونگے۔

ابتدائی دو اجلاسوں میں نئے الفاظ پر بحث کی گئی۔ تیسرے اجلاس میں ممبران کی توجہ جان بارٹ نے اس جانب مبذول کی کہ گاؤری زبان میں ایک نیا اعراب ایجاد کیا گیا ہے جسے دو نقطے والا زبر (ۃ) کہا جاتا ہے۔ یہ زبر کسی لفظ کے پتلے سے آواز کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اور ہم نے ایک اور اعراب اردو سے لیا ہے اور وہ ہے (ہْ) جزم۔ جوکہ کسی لفظ کے اختصار کیلئے

استعمال ہوتا ہے۔ اس سسٹم کے تحت چند الفاظ اس طرح لکھے جائینگے مثلاً،

کیل	آخروٹ کا مغز
کیل	ٹیڑھی (مؤنث)
ٹوپ	ٹوپی
ٹوپ	چھلانگ

بلآخر کمیٹی اس بات پر متفق ہوئی کہ ان الفاظ کو جو اوپر بیان کئے گئے ہیں ان کو اسی طرح لکھا جائیگا جس طرح یہ اوپر لکھے گئے ہیں۔ یہ فیصلہ ووٹوں کے ذریعے ہوا۔

کمیٹی نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ کچھ نئے اعراب (tone) یعنی لہجے کیلئے ہونے چاہئیں۔ یہ اعراب ان حالات میں لکھے جائینگے جب کسی لفظ کو سمجھنے میں کوئی دِقت (confusion) پیش آئے۔

اْ	ہائی ٹون	بوْر	شیر
اَ	لو ٹون	بھوَر	پٹھان
اٙ	فالنگ ٹون	بوٙر	شیر (جمع)
اٚ	رائیزنگ ٹون	گھوٚر	گھوڑا
اٛ	ہائی اور فالنگ ٹون	بوٛر	بہرا

وہ حروف جو کہ خالص گاؤری کے حروف نہیں ہیں۔

مثلاً ث، ذ، ص، ض، ط، ظ اور ع وغیرہ۔ یہ حروف اس وقت لکھے جائینگے جب ہم کسی لفظ کو اردو، عربی یا فارسی وغیرہ سے مستعار لیتے ہیں، مثلاً خط وغیرہ۔ بلکہ ان حروف کا کوئی اپنا تلفظ بھی نہیں ہے۔ صرف (ژ) جس کا اپنا تلفظ اردو یا کوہستانی میں ہے اور خالص گاؤری الفاظ کیلئے ان حروف کو لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ وہ الفاظ جو اردو، عربی اور فارسی کے ساتھ مشابہت رکھتے ہوں اور انکے معنی بھی تقریباً ایک جیسے ہوں تو اُن الفاظ کو اُسی طرح لکھا جائیگا جیسے کہ وہ الفاظ اُن زبانوں میں لکھے جاتے ہیں۔

کمیٹی نے دو چشم (ھ) کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کہ یہ(ھ) ہم اس وقت لکھیں گے جب اس کی ہمیں لکھنے کی ضرورت ہوگی، مثلاً (گھور) معنی گھوڑا وغیرہ۔ تمام ممبران نے متفقہ طور پر یہ کہا کہ اس لفظ میں (ھ) لکھنا ضروری ہے اور دوسرا لفظ (ڈھونچن) یعنی بیل کی آواز، اس میں (ھ) کو سمجھنے میں بڑی دِقّت پائی گئی۔ چند ممبران کی رائے تھی کہ اس لفظ میں (ھ) کو لکھا جائے جبکہ اکثر کا خیال تھا کہ اس لفظ میں (ھ) کو لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور بلآخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ (ھ) کو اس لفظ سے ہٹا کر اس لفظ کو اس طرح لکھا جائے، (ڈونچن)

اور ان الفاظ میں جہاں دِقّت پائی جاتی ہو ان کے ساتھ علامات کو لگانا بہتر ہو گا۔

ان الفاظ کا لکھنا جو کہ کچھ موقعوں پر مختصر اور کچھ موقعوں پر ذرا طول کے ساتھ ادا ہوتے ہیں' ان الفاظ کے بارے میں کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ ان الفاظ کو اس طرح لکھا جائے جس طرح یہ ادا ہوتے ہیں۔ جو لفظ کسی جملے کے آخر میں آتا ہو مثلاً "اِیں دَرٌ"۔ تو اسے اس طرح لکھیں گے جس طرح یہ ادا ہو رہا ہے (دَرٌ)۔ لیکن اگر کوئی لفظ کسی جملے کے درمیان میں آتا ہو اور آواز ذرا لمبی ہو تو یہ بھی ایک لمبے حروفِ عِلّت کے ساتھ لکھا جائیگا۔ مثلاً: اِیں دآرٌ ٹھُو (دآرٌ)۔

(نڑ) کا لکھنا

کمیٹی نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ اس لفظ کے دونوں حروف کو ساتھ ملا کر لکھنا چاہئے۔ مثلاً "چِھڑنت" وہ لکھ رہا ہے۔ "گھَنڑوت" باندھا ہے اور پھُونڑ' پھول وغیرہ۔

فعل حال جاری کے جملے کے آخری حرف کا لکھنا

مثلاً "یہ کوچور بدلانت" میں کپڑے بدل رہا ہوں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان الفاظ کے آخر میں (ت) اکثر لوگ ادا نہیں کرتے بلکہ اس کو ساکن کر دیتے ہیں۔ تو کیا (ت) کو جملے کے آخر میں لکھا جائے یا نہیں؟

کمیٹی کے ممبران اس نتیجے پر پہنچے کہ فعل حال جاری کے جملے کے آخر میں (ت) کو لکھا جائے، چاہے بعض لوگ اس کو ادا کرتے ہوں یا نہیں۔

فعل حال جاری کے جملے کے آخر میں یہ پریشانی بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ حروفِ علّت مختصر ہے یا لمبا ہے؟۔ مثلاً کیا ہم (چٹرنت) لکھیں یا (چٹرانت) لکھیں، معنی لکھ رہا ہے۔ (بچنت) یا (بچانت) وہ جا رہا ہے۔

کمیٹی اس بات پر متفق ہوئی کہ اگر کوئی فعل امر حروف صحیح اور مصدر (اُوگ) کے ساتھ ختم ہوتا ہو، مثلاً (گِر) پھریں اور (گِروگ) پھرنا وغیرہ، تو فعل حال جاری کو مختصر حروف علّت کے ساتھ لکھیں گے، مثلاً (گِرنت) وہ پھرتا ہے۔ اگر امر (اٰ) کے ساتھ اور مصدر (آگ) کے ساتھ ختم ہوتا ہو مثلاً (گِرہ) پھرائیں اور (گِراگ) پھرانا وغیرہ، تو پھر فعل حال کو طویل حروفِ علّت کے ساتھ لکھیں گے، مثلاً (گِرانت) پھراتا

ہے وغیرہ۔

سوالیہ جملوں کا لکھنا

اس موقع پر کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ جملے کے آخر میں صرف "الف" بغیر کسی حروفِ عِلّت والے اعراب کے لکّھی جائے۔ سب نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ "الف" کو اگر ضرورت ہو تو لفظ کے آخر میں لکّھا جائے اور کچھ مواقعوں پر "الف" کو لفظ سے جدا لکّھا جائیگا، مثلاً "تُو باچہ آ؟" کیا آپ بادشاہ ہیں؟ "اَئی جُدا آ؟" کیا یہ جدا ہے؟ وغیرہ۔

اور یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ جملے کے آخر میں اردو کی طرح سوالیہ نشان لگایا جائے گا۔

کالام کلچرل سوسائٹی کا قیام

تقریباً ایک سال بعد اس کمیٹی کے ممبران نے کالام تحصیل کے دوسرے تعلیم یافتہ افراد کے ساتھ مل کر ایک تنظیم کی بنیاد رکھی۔ جس کا سب سے بڑا اور اہم مقصد یہ تھا کہ اس علاقے کی زبان و ثقافت کو محفوظ کیا جا سکے۔ تاکہ بدلتے ہوئے حالات اور وقت کے ساتھ کہیں اس زبان کا بھی وہ حشر نہ ہو جائے جیسے کہ کئی زبانیں اب صفحۂ ہستی سے مِٹ چکی ہیں۔

ان افراد کی محنت اور لگن سے کالام کلچرل سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کی زیر نگرانی اب تک تقریباً بیس کتابیں اس زبان کی شائع ہو چکی ہیں۔ مزید کام بھی جاری ہے۔ انشا اللہ یہ زبان بھی بہت جلد تحریری زبانوں کی صفوں میں کھڑی ہو جائیگی۔

حصّہ سوم

شعر و ادب

اس حصّے میں چند کہانیاں، ضرب الامثال، شعر و شاعری اور پہیلیاں شامل ہیں۔

تِیچاگ ہوگاگ کاک

ادیر ا کاک باڑ زیات تِیچاگ ہُوش۔ سہ ہِتنکہ پِھرکہ باڑگرو پرہ تن کُھنہ ای اُو نہ لت۔ اخر باڑِ گروگہ بعد سہ ا بھاّ یائے تے بِردمو تاّتہ ا ڈُھونگیر وا اُو ٹھُو۔ تن تانی ٹِن ڈُھونگیر وا والی پرہ تّسیں ٹِن ڈُھونگیر کہ نہ پِھیش۔

تن سوچ کیر تے اطریقہ تّسّاں دِماّغ مئی یائے۔ سہ چِو تانی ٹِن دہ لیک لیک بٹّیل گھیاّ ڈُھونگیر وا تلوشت۔ آخر اِینوں اُو رآت ہُو تے تّن ریناّ لکہ ڈھمیل ڈِھیرہ اُو پُوئے۔

نتیجہ: محناّت کروگ دہ خُدائے پا میلاؤ ہوآں۔

پیاسا کوّا

ایک دن ایک کوّے کو بہت پیاس لگی تھی۔ وہ پانی کیلئے بہت مارا مارا پھرا لیکن اسے کہیں پانی نہیں ملا۔ بلآخر جب وہ ایک جگہ آیا تو اسے پانی کا ایک مٹکا نظر آیا۔ اس نے اپنی چونچ سے مٹکے میں پانی پینے کی کوشش کی لیکن اس کی چونچ پانی تک

نہ پہنچ سکی۔

اس نے ایک طریقہ سوچا اور جا کر چھوٹی چھوٹی کنکریاں لا کر مٹکے میں ڈالنا شروع کر دیں۔ آخر پانی اوپر چڑھ گیا اور اس نے خوب پانی پی لیا۔

نتیجہ: محنت کرنے سے خدا بھی ملتا ہے۔

رواج

زوڑ زمانٗ مئی ارو کُون کم اِسپوجا یا جاٗتک گھناٗر ہُوش تے تام ِگھیچو ٹھوکٗہ تلنٗش، ارو ائی گھناٗر ہُوت۔ مُھوٹُو ائی کہ پکاٗرہ نہ ینت۔ اِنچھلہ باٗر وخت لنگو۔ ا دیر امیش گھناٗر ہُو۔ اِیں میِشہ پا تانی بوب ِگھیچو ٹھوکٗہ تلوش۔ کُون اِیں میِش گھناٗر ہُوتے اساں پو آٗس گھی ٹھوک رہ گا اُوں آٗس ٹھوکہ تلم۔

کُون سہ آٗس ٹھوکٗہ تلوشات تے بوب ارو " کو مئی تانی بوب ٹھوکہ نہ تلوش تے آج ثُو پا مھئی ٹھوکٗہ نہ تلنش"۔ تھی پوٗ سوچ ِکیر اُوں کو مئی تانی بوب ٹھوکٗہ تلو تے مھاٗں لُوکوٹور پا مھئی ٹھوکہ تلاٗں۔ تن تاٗس ٹھوکٗہ نہ تلو تے تن تھی بعد اِیں رواج ختم ہُو۔

رواج

پرانے زمانے میں کہیں اگر کوئی مرد یا عورت بوڑھے ہو جاتے تو انہیں لے جاکر پہاڑ سے نیچے پھینک دیا جاتا۔ کہتے کہ یہ بوڑھا ہوگیا ہے اب یہ کسی کام کا نہیں رہا۔اس طرح بہت عرصہ بیت گیا۔ ایک دفعہ ایک آدمی بوڑھا ہوگیا تو اسے اس کا بیٹا لیکر پہاڑ پر گیا تاکہ اسے پہاڑ سے نیچے پھینک دے۔

جب وہ اپنے والد کو پہاڑ سے گرا رہا تھا تو اس کے والد نے کہا "اگر میں اپنے والد کو پہاڑ سے نہ نیچے نہ پھینکتا تو آج تو بھی مجھے پہاڑ سے نیچے نہیں پھینکتا"۔ اس لڑکے نے سوچا کہ اگر میں اپنے والد کو پہاڑ سے نیچے پھینک دوں تو کل میرے بچے بھی مجھے پھینک دینگے۔ لہذا وہ اپنے والد کو گھر واپس لے آیا۔

اس دن کے بعد یہ رواج ختم ہوا۔

گاؤری ضرب الامثال

(۱)؛ آٓک بُوشہ مُورش دی ڈِب شی ٹِیس باتانش۔

ایک بھوکا مرا تھا اور دوسرا اس کے بغل میں روٹی ڈُھونڈ رہا تھا۔

(۲)؛ آٓگاٗ ما ڈیوی او چھاٗرہ شت۔

بارش سے بھاگ کر آبشار تلے آنا۔

(آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا)

(۳)؛ دیال شاٗن اڑ ریتاں۔

پرائے کی چارپائی آدھی رات کیلئے ہوتی ہے۔

(اُدھار محبت کی قینچی ہے)

(۴)؛ ناٹ نہ جبینی منہ ِکٹ لیلِ تھی ار۔

(ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا)۔

(۵)؛ کھن ٹھُو میہ پن تھی۔

پہاڑ کے بیچ میں راستہ ضرور ہوتا ہے۔

(جہاں پانی وہاں راستہ)۔

پہیلیاں (شلوک)

(۱)، نِیل بٹاںؔ تُوا پِھیت خُوٹُو کینت۔

(نیلے پتھر تلے مچھر پھر رہے ہیں۔)

(۲)، پنج مانوشہ ا مانوش کھؔنہ لنگائے۔

(پانچ آدمیوں نے ایک آدمی کو پہاڑ سے نیچے اُتار دیا۔)

(۳)، دُو اشپوؤ تھی آؔک اوآؔرہ تھی آؔک پاؔرہ تھی تے تسوں میہ ا کھن ٹھُو تے آم اکدی کھیاؔمتائے نہ پشؔینت۔

(دو بہنیں ہیں، ایک اِس پار ہے اور دوسری اُس پار اور دونوں کے بیچ میں پہاڑ ہے اور دونوں ایک دوسرے کو قیامت تک نہیں دیکھ سکتیں۔)

(۴)، مرآؔل ماجؔن پیدا ہُوآؔں۔

(بے جان سے جاندار پیدا ہوتے ہیں۔)

جوابات،

(۱)۔ آسماٗناٗں تُوا خلق۔

(آسمان کے نیچے لوگ)

(۲)۔ پنج اٗنگیر دہ گیل اٗئیں شی تلوگ۔

(پانچ انگلیوں سے نوالے کو منہ میں ڈالنا)

(۳)۔ دُو اِشپو دہ انیچ تے کھن اِی ترور۔

(دو بہنیں آنکھیں اور پہاڑ ناک)

(۴)۔ اٗن ما کُوکُوروٹ پیدا ہُواٗں۔

(انڈے سے چوزے پیدا ہوتے ہیں)

شعر و شاعری

شاعر، مولانا عبدالحق' بیوں' کالام

پچ اُوکَس

مہمان آئے

پچ اُوکَسے مَن تھی مھاں ھیکُوکُور

آہم کہ حلال کرّم یہ تانی کُوکُور

مہمان آئے ہیں اور میرا دل کہتا ہے۔ کہ ان کیلئے اپنا مرغ ذبح کروں۔

چرگ مثالاں ٹُو کاںؔ چام

پَت پتئی شربِتاں جام چام

مرغ مصالحے کا سالن بناؤں۔ بعد میں ان کیلئے شربت کا جام بناؤں۔

مُتیزی نانت خُدائے چھاںؔ ناہم رہ شُگر

آہم کہ حلال کرم یہ تانی کُوکُور

اللہ کا فضل ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ ان کیلئے اپنا مرغ ذبح کروں۔

محہ چی تیار ھغه ده یار وی

یار ھغه وی چی وفادار وی

دوست کیلئے جو کچھ تیار ہو وہی دینا چاہئے۔ دوست وہی ہے جو وفادار ہو۔

ہِیکی نکو چھاں ہڑ تھی چاگ سلیپڑ

آمم کہ حلال کرم یہ تانی کُوکُور

ایسا نہ ہو کہ وہ تیری ہڈیوں سے سلیپر بنائیں۔ ان کیلئے میں اپنا مرغ ذبح کروں۔

مُنافقاّن سہ مھاں کہ کار نات

سَمئی کُروکہ یہ تیار نات

منافقوں سے مجھے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ قسمیں اٹھانے کو میں تیار نہیں ہوں۔

بھاّر کہ نِکاّن مھکہ ناتاّن تھی شُومُور

آمم کہ حلال کرم یہ تانی کُوکُور

باہر جب میں نکلتا ہوں تو مجھے گھورتے رہتے ہیں۔ ان کیلئے میں اپنا مرغ ذبح کروں۔

مِینہ مُحباّت خلقہ زاّت کِیت

جِب دہ ءُجھو آپتائے غیباّت کِیت

پیار محبت لوگوں نے ختم کی ہے۔ زبان سے دھوکہ دیکر پھر غیبت کرتے ہیں۔

آکدی رہ پاخ ہواّن تھی لکہ کُچُڑ

آمم کہ حلال کرم یہ تانی کُوکُور

ایک دوسرے کے ساتھ کتوں جیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ ان کیلئے میں اپنا

مرغ ذبح کروں۔

عبدالحقیں ان مائے غرآض نات
خو باغ مئی گُلاب ئُمی نرگآس نات

عبدالحق کا اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ لیکن باغ میں گلاب اور نرگس نہیں ہیں۔

ڈِل مانکرال مھئی مآئے پِھشآتھی ڈُو کھور
آم کہ حلال کرم یہ تانی کُو کُور

خوبصورت مانکرال میں میری پیٹھ پر لاد مارے جا رہے ہیں۔ ان کیلئے میں اپنا مرغ ذبح کروں۔

ہماری دوسری مطبوعات درج ذیل ہیں

(۱)۔ کالامی رموزِ اشعار	مولانا عبدالحق مانکَرالی
(۲)۔ کالام کوہستانی متل	محمد زمان ساگَر
(۳)۔ سوئیلیں لانگ	لعل بادشاہ آلفت
(۴)۔ چُونجاؔ! (جاگیں!)	گاؤری مختصر قصے اور تحریریں
(۵)۔ آؤ گاؤری پڑھیں	محمد زمان ساگَر
(۶)۔ گاؤری الف بے	محمد زمان ساگَر
(۷)۔ گاؤری، اُردو، انگریزی بول چال	محمد زمان ساگَر

کالام کلچرل سوسائٹی

بمعرفت، البدر بک سیلرز، کالام، سوات

Email: kcs_kalam@yahoo.com

Website: http://www.geocities.com/kcs_kalam

گاؤری حرُوف تہجی

آَ	آٓ	ب	پ
ت	ٹ	ج	چ
ڄ	څ	خ	د
ڈ	ر	ڑ	ز
س	ش	ݜ	غ
ف	ق	ک	گ
ل	ݪ	م	ن
ں	و	اُو	او
ہ	ی	ای	اے